سوال

(305) نمازی کے آگے سے گزرنے کے لیے کم ازکم فاصلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نمازی کے آگے سے گزرنے کے لیے کم ازکم کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟ کیا شریعت نے چھوٹی بڑی مساجد کے لیے الگ الگ اصول وضع کیے ہیں؟ نیز نمازی کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا شخص نمازی کے سلام پھیرنے کا انتظار کرے یا دائیں بائیں جہاں سے چاہے گزر جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائے سجود چھوڑ کر آگے سے گزرنے کا جواز ہے۔ صاحب ''سبل السلام'' فرماتے ہیں:

'وَالحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلٰی تَحرِيمِ المُرُورِ أَی مَا بَينَ مَوضِعِ جَبهَتِهٖ فِی سُجُودِهٖ، وَقَدَمَيهِ' (۱/۱۴۲)

اور ''بَينَ يَدَیِ المُصَلِّی' کی تشریح میں ''فتح الباری'' (۱/۵۸۵) میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

'أَی أَمَامَهٗ بِالقُربِ مِنهُ۔ وَعَبَّرَ بِاليَدَينِ :لِکَونِ أَکثَرِ الشُّغلِ يَقَعُ بِهِمَا۔ وَاختُلِفَ فِی تَحدِيدِ ذٰلِکَ۔ فَقِيلَ : إِذَا مَرَّبَينَهٗ وَبَينَ مِقدَارِ سُجُودِهٖ۔ وَقِيلَ : بَينَهٗ، وَبَينَ قَدرِ ثَلٰثَةِ أَذرُعٍ۔ وَقِيلَ : بَينَهٗ، وَبَينَ قَدرِ رَميَةِ بِحَجَرٍ۔'

یعنی سامنے سے نمازی کے قریب سے نہیں گزرنا چاہیے، اور دو ہاتھوں سے تعبیر اس لیے کی گئی ہے کہ بیشتر کام ان سے سر انجام پاتے ہیں، اور اس کی حد بندی میں تین اقوال ہیں۔ (۱) جائے سجود تک (۲) تین ہاتھ (۳) پتھر پھینکنے کے بقدر۔

پہلا مسلک راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیہقی کی روایت میں سَر کو نیچے رکھنے اور نگاہ کو زمین کی طرف کرنے کا ذکر ہے اور دوسرا مسلک بھی قریب ہے، کیونکہ بعض روایات میں سُترہ کا درمیانی فاصلہ، تین ہاتھ تک بیان ہوا ہے اور تیسرا مسلک کمزور ہے، کیونکہ اس بارے میں وارد حدیث سخت ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے محمد بن اسماعیل کی وجہ سے اس کو منکر قرار دیا ہے۔ یاد رہے سُترہ کے اعتبار سے چھوٹی بڑی مسجد کا کوئی فرق نہیں۔ نمازی کے سامنے بیٹھا ہوا انسان دائیں بائیں ہٹ کر جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ نمازی کے لیے تشویش کا باعث نہ بنے۔ ورنہ یہ بھی گزرنے کے معنی میں ہوگا، جس سے حدیث میں واضح طور پر روکا گیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :295

محدث فتویٰ